كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

# تفسیر ابن کثیر رحمہ اللہ


راس المفسرین

حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر رحمہ اللہ

مترجمہ

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ



مکتبہ قدوسیہ

تفسیر ابن کثیر
۹
پارہ نمبر
چند اہم مضامین کی فہرست

پھر فرماتا ہے کہ کہو مجھے اس اللہ نے بھیجا ہے جو زمین وآسمان کا بادشاہ ہے' سب چیزوں کا خالق مالک ہے' جسکے ہاتھ میں ملک ہے' جو مارنے جلانے پر قادر ہے' جس کا حکم چلتا ہے' پس اے لوگو تم اللہ پر اور اس کے رسول و نبیؐ پر ایمان لاؤ جوان پڑھ ہونے کے باوجود دنیا کو پڑھا رہے ہیں' انہی کا تم سے وعدہ تھا اور ان ہی کی بشارت تمہاری کتابوں میں بھی ہے' انہی کی صفتیں اگلی کتابوں میں ہیں' یہ خود اللہ کی ذات پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتے ہیں' قول وفعل سب میں اللہ کے کلام کے مطیع ہیں' تم سب ان کے ماتحت اور فرمانبردار ہو جاؤ' انہی کے طریقے پر چلو اور انہی کی فرمانبرداری کرو' تم راہ راست پر آ جاؤ گے۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

قوم موسیٰ میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کی رہبری کرتی ہے اور حق کے ساتھ انصاف وعدل کرتی ہے O

انبیاء کا قاتل گروہ: ☆☆ (آیت:۱۵۹) اللہ تعالیٰ خبر دیتے ہیں کہ امت موسیٰ میں بھی ایک گروہ حق کا ماننے والا ہے۔ جیسے فرمان ہے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ الخ اہل کتاب میں سے ایک جماعت حق پر قائم ہے' راتوں کو اللہ کے کلام کی تلاوت کرتی رہتی ہے اور برابر سجدے کیا کرتی ہے۔ اور آیت میں ہے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ الخ یعنی اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ پر اور اس پر جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اور اس پر جو ان کی طرف اتارا گیا ہے' ایمان لاتے ہیں' اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں' اللہ کی باتوں کو دنیوی نفع کی خاطر فروخت نہیں کرتے' ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے' اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اور آیت میں ہے اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ الخ جنہیں ہم نے اس قرآن سے پہلے اپنی کتاب دی ہے' وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں' اس کی آیات سن کر اپنے ایمان کا اور اس کی حقانیت کا اعلان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس سے پہلے ہی مسلمان تھے' انہیں ان کے صبر کا دوہرا اجر ہے۔

اور آیت میں ہے اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ الخ جو لوگ ہماری کتاب ہوئے ہیں اور اسے حق تلاوت کی ادائیگی کے ساتھ پڑھتے ہیں' وہ اس قرآن پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور فرمان ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖ الخ جو لوگ پہلے علم دیئے گئے ہیں وہ ہمارے پاک قرآن کی آیات سن کر سجدوں میں گر پڑتے ہیں' ہماری پاکیزگی کا اظہار کر کے ہمارے وعدوں کی سچائی بیان کرتے ہیں' اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدے کرتے ہیں اور عاجزی اور اللہ سے خوف کھانے میں سبقت لے جاتے ہیں۔

امام ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اس جگہ ایک عجیب خبر لکھی ہے کہ ابن جریجؒ فرماتے ہیں' جب بنی اسرائیل نے کفر کیا اور اپنے نبیوں کو قتل کیا' ان کے بارہ گروہ تھے' ان میں سے ایک گروہ اس نالائق گروہ سے الگ رہا' اللہ تعالیٰ سے معذرت کی اور دعا کی کہ ان میں اور ان گیارہ گروہ میں وہ تفریق کر دے' چنانچہ زمین میں ایک سرنگ ہوگئی' یہ اس میں چلے گئے اور چین کے پرلے پار نکل گئے' وہاں پر یہ سیدھے مسلمان انہیں ملے جو ہمارے قبلہ کی طرف نمازیں پڑھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ آیت وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ الخ کا یہی مطلب ہے۔ اس آیت میں جس دوسرے وعدے کا ذکر ہے یہ آخرت کا وعدہ ہے۔ کہتے ہیں اس سرنگ میں ڈیڑھ سال تک وہ چلتے رہے۔ کہتے ہیں اس قوم کے اور تمہارے درمیان ایک نہر ہے۔